# پاکستان سیکولرازم کی بنیاد پر بنا تھا؟

**مجیب:** ابو احمد محمد انس رضا عطاری
**مصدق:** مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

**فتوی نمبر:** Lhr-12623
**تاریخ اجراء:** 03 رجب المرجب 1445ھ / 15 جنوری 2024ء

## دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سیکولر لوگ کہتے ہیں "پاکستان اسلامی جمہوریہ کی بنیاد پر نہیں بنایا گیا بلکہ سیکولرازم کی بنیاد پر بنایا گیا تھا لیکن بعد میں مولویوں نے اس پر اسلامی نام پر قبضہ کر لیا۔" کیا یہ بات درست ہے؟ اپنی دلیل میں وہ کہتے ہیں کہ 11 اپریل 1946 کو مسلم لیگ کنونشن دہلی میں تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم نے کہا:

"ہم کس چیز کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہمارا مقصد تھیوکریسی نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں تھیوکریٹک اسٹیٹ چاہیے۔ مذہب ہمیں عزیز ہے، لیکن اور چیزیں بھی ہیں جو زندگی کے لیے بے حد ضروری ہیں۔ مثلاً ہماری معاشرتی زندگی، ہماری معاشی زندگی اور بغیر سیاسی اقتدار کے آپ اپنے عقیدے یا معاشی زندگی کی حفاظت کیسے کر سکیں گے؟"

1946 میں رائٹرز کے نمائندے ڈول کیمبل کو انٹرویو دیتے ہوئے قائد اعظم کا کہنا تھا: "نئی ریاست ایک جدید جمہوری ریاست ہوگی جس میں اختیارات کا سرچشمہ عوام ہوگی۔ نئی ریاست کے ہر شہری مذہب، ذات یا عقیدے کی بنا کسی امتیاز کے یکساں حقوق ہوں گے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سیکولر یہ ثابت کرنے کے لیے سر توڑ کوشش کرتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر نہیں بلکہ سیکولر کے طور پر بنا تھا۔ سیکولر طبقے کے ایسے دلائل کہ محمد علی جناح صاحب ایک سیکولر پاکستان چاہتے تھے، مضبوط نہیں ہیں۔ سیکولر جو اقتباسات پیش کرتے ہیں، ایک تو یہ مجمل اور قابلِ تاویل ہیں کہ محمد علی جناح صاحب ہر پاکستانی کے حقوق بیان کر رہے ہیں چونکہ پاکستان میں دیگر مذاہب کے لوگ بھی رہتے تھے، اس لیے محمد علی جناح نے ان کو بھی پاکستانی کہا، لیکن ان بیانات کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اسلامی حکومت بنانے کو ناپسند کرتے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان میں بعض کا تو ہم مسلمان بھی اعتراف کرتے ہیں کہ قائداعظم کا یہ کہنا ٹھیک ہے کہ پاکستان کی ریاست میں تھیوکریسی نہیں۔

تیسری بات یہ کہ ہندوستان سے علیحدہ ہونے کے فوری بعد جناح صاحب نے قانون سازوں سے اسلامی بینکاری نظام وضع کرنے کو کہا، اب آپ اس کو کیا سمجھیں گے؟ ان کے مطابق سیکولر بھارت کے برعکس معرض وجود میں آنے والی نئی ریاست پاکستان کی کچھ تو امتیازی خصوصیات ہونا تھیں۔ ان کے مطابق جناح نے سوچا کہ یہ امتیازی پہلو مذہب ہی ہو سکتا ہے۔

سیکولر لوگوں کے مطابق جناح کی ذاتی زندگی بہت ہی سیکولر تھی، لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ ان کے ذاتی رویوں کا اثر ان کی سیاست پر بھی تھا، بعض لوگ یہ دلیل دیتے ہیں کہ جناح نے اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں بہت کچھ کہا تھا لیکن اقلیتوں کے بارے میں بات کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ ایک سیکولر ریاست چاہتے تھے۔

## پاکستان حاصل کرنے کا مقصد:

پاکستان بنانے کا مقصد کیا تھا؟ اس بارے میں چند اقتباس محمد علی جناح صاحب کے پیشِ خدمت ہیں:

☆ قائداعظم نے 24 سے 26 دسمبر 1943ء تک کراچی میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے 31 ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"آل انڈیا مسلم لیگ کے بھائیو اور خواتین و حضرات! میں اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ایک بار پھر مجھے آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا۔ اگر ایک مثال کے ذریعے بھارت کے مسلمانوں کی حالت بیان کی جائے تو کہا جائے گا کہ بھارت کے مسلمانوں کا وہی حال تھا جو ایک بیمار اور قریب المرگ شخص کا ہوتا ہے۔ ایسا شخص قلتِ توانائی کے باعث نہ کوئی شکایت کرتا ہے، نہ کچھ مانگتا ہے، بالخصوص وہ اس بات کے شعور کا حامل نہیں ہوتا، کہ اس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔ اسے اس بات کی پروا نہیں ہوتی کہ اس کے یا کسی اور کے ساتھ کیا ہونے والا ہے یا دنیا کا کیا ہو گا۔ سات سال قبل بھارت کے مسلمانوں کی حالت ایسی ہی تھی۔ مگر آج بیمار شخص بسترِ مرگ سے اتر آیا ہے۔ اس نے ہوش سنبھال لیا ہے۔ اب اس کی کئی شکایات ہیں۔ اس کے پاس کئی تجاویز اور مشورے ہیں۔ وہ کئی جھگڑوں اور قضیوں کا حل چاہتا ہے۔ یہ ایک اچھی علامت ہے بشرطیکہ وہ اپنی حدود میں رہے۔ یہ ایک صحت مند انسان کی علامت ہے۔ میں مسلمانوں کی بیداری پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔"

اس خطبہ میں قائداعظم مسلمانوں کے بیدار ہونے پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کی بیداری ملک حاصل کرنے کا اہم سبب ہے۔ اسی بیداری نے اسلام کے نام پر پاکستان حاصل کیا۔

☆آپ فرماتے ہیں: پاکستان اسی دن وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب یہ مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ **مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے، وطن نہیں اور نہ ہی نسل۔** ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہیں رہا، وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد ہو گیا۔ (8 مارچ 1944ء کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلبہ سے خطاب)

☆اسلام ہماری زندگی اور ہمارے وجود کا بنیادی سرچشمہ ہے، ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا، بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔ (اسلامیہ کالج، پشاور، 13 جنوری 1948)

دراصل دستور اسمبلی کے مباحث میں ہندو اراکین کی طرف سے جو باتیں کی گئی تھیں، ان میں یہ واضح تھا کہ وہ پاکستان بننے کے خلاف تھے۔ وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ مسلمان اپنا مذہب ایک طرف رکھتے ہوئے نئی مملکت پاکستان کو سیکولر قرار دیں۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اسلام کو معاشرے کی تعمیر میں کوئی جاندار قرار دیا جائے۔ جب قائداعظم نے اپنی 11 اگست کی تقریر میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور معاشرتی و سیاسی حقوق میں انہیں مساویانہ مقام دلانے کا اعادہ کیا تو وہ سمجھے کہ شاید پاکستان ایک سیکولر ملک ہو گا۔ سیکولر لوگ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ کی قراردادوں میں اسلام کا کہیں ذکر نہیں۔ لیکن اگر ایسی قراردادوں کے پیچھے مسلم لیگی فکر دیکھنی ہے تو ان تقاریر میں دیکھیں جو قائدین نے ایسے مواقع پر کی تھیں۔ مثلاً: 1940 کی قرارداد لاہور کی منظوری سے پہلے جو تقریر قائداعظم نے کی تھی، اس کے مندرجات میں نہ صرف ان کا مسلمانوں کے تہذیبی پس منظر اور اسلامی فکر کا گہرا ادراک جھلکتا ہے بلکہ وہ تاریخ کے عظیم شعور کے ساتھ اس نتیجے پر پہنچتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہندو اور مسلمان نہ پہلے ایک قوم تھے اور نہ اب، نہ مستقبل میں کبھی ایک ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ اسلامی تصور معاشرت ہندو تصورات سے بالکل جدا ہے۔

پروفیسر دلفریڈ کینٹ ویل سمتھ اپنی مشہو کتاب Islam in Modern History میں کھلے دل سے اعتراف کرتا ہے کہ قیام پاکستان مسلمانوں کے مذہبی وجود کا مرہون منت ہے۔

**اسلامی قوانین و نظام کو رائج کرنے کا اعلان:**

قائداعظم کی کم وبیش ایک سو سے زیادہ ایسی تقاریر موجود ہیں جن میں انہوں نے اسلامی نظام اور اسلامی قانون کی بات کی ہے۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اسلام کے بارے میں ان کی حساسیت بڑی گہری تھی۔ ان کے کردار اور ان کے طرز تکلم کی سنجیدگی اس وقت کے سیکولر لوگوں کو بھی کھٹکتی تھی۔ پاکستان بننے کے بعد اس میں اسلامی قوانین رائج ہوں گے یا سیکولرازم عام ہو گا، اس کی حقیقت جاننے کے لیے محمد علی جناح صاحب کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں:

☆ دستور ساز اسمبلی کا یہ کام ہو گا کہ وہ مسلمانوں کے لیے ایسے قوانین بنائے جو شرعی قوانین سے متصادم نہ ہوں اور مسلمانوں کے لیے اب یہ مجبوری نہیں ہو گی کہ وہ غیر اسلامی قوانین کے پابند ہوں۔

☆ مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ پاکستان کا طرز حکومت کیا ہو گا؟ میں کون ہوتا ہوں پاکستان کے طرز حکومت کا فیصلہ کرنے والا؟ مسلمانوں کا طرز حکومت آج سے 13 سو سال پہلے قرآن مجید نے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا تھا۔ الحمدللہ قرآن مجید ہماری رہنمائی کے لیے موجود ہے اور تا قیامت موجود رہے گا۔ (مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن جالندھر کے اجلاس سے خطاب، 12 جون 1947ء)

☆ 25 جنوری 1948 کو قائداعظم نے کراچی بار ایسوسی ایشن کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا: ”وہ ایسے لوگوں کو سمجھ نہیں پائے جو جان بوجھ کر فتنے کھڑے کرتے ہیں اور پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پاکستان کا دستور شرعی بنیادوں پر تشکیل نہیں دیا جائے گا۔“

☆ تحریک پاکستان کے کارکن سید بدرالدین احمد نے 26 نومبر 1946ء کو قائداعظم سے پاکستان کے نظریاتی تشخص کے حوالے سے پوچھا۔ اس کے جواب میں قائداعظم نے فرمایا:

”میرا ایمان ہے کہ قرآن وسنت کے زندہ جاوید قانون پر ریاست پاکستان، دنیا کی بہترین اور مثالی ریاست ہو گی۔ مجھے اقبال سے پورا اتفاق ہے کہ دنیا کے تمام مسائل کا حل اسلام سے بہتر نہیں ملتا۔ **ان شاء اللہ پاکستان کے نظام حکومت کی بنیاد لا الہ الا اللہ ہو گی** اور یہ ایک فلاحی ومثالی ریاست ہو گی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر پاکستان بن گیا تو چند دن بھی نہیں زندہ نہیں رہ سکے گا، لیکن مجھے پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ قائم ودائم رکھے گا۔ (بحوالہ کتاب اسلام کا سفیر، مضمون ”قائداعظمؒ سیکولر نہیں تھے۔“)

☆ میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات کا واحد ذریعہ سنہری اصولوں والے اس ضابطۂ حیات پر عمل کرنا ہے جو ہمارے عظیم واضع قانون پیغمبر اسلام نے ہمارے لیے قائم کر رکھا ہے۔ ہمیں اپنی جمہوریت کی بنیادیں سچے اسلامی اصولوں اور

تصورات پر رکھنی چاہییں۔ اسلام کا سبق یہ ہے کہ "ملک کے امور و مسائل کے بارے میں فیصلے باہمی بحث و تمحیص اور مشوروں سے کیا کرو۔" (سبی دربار بلوچستان، 14 فروری 1948)

☆ **قرآنِ مجید مسلمانوں کا ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے۔** مذہبی، سماجی، شہری، کاروباری، فوجی، عدالتی، تعزیری اور قانونی ضابطۂ حیات جو مذہبی تقریبات سے لے کر روزمرہ زندگی کے معاملات تک، روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک، تمام افراد سے لے کر ایک فرد کے حقوق تک، اخلاق سے لے کر جرم تک، اس دنیا میں جزا اور سزا سے لے کر اگلے جہان تک کی سزا و جزا تک کی حد بندی کرتا ہے۔ (پیامِ عید، 1945ء)

☆ میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام نے ہمارے لیے بنایا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔ (شاہی دربار، سبی بلوچستان، 14 فروری 1947ء)

☆ اسلامی حکومت کے تصور کا یہ امتیاز پیش نظر رہنا چاہیے کہ اس میں اطاعت اور وفاکشی کا مرجع خدا کی ذات ہے جس کی تعمیل کا عملی ذریعہ قرآن مجید کے احکام اور اصول ہیں۔ اسلام میں اصلاً نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے نہ پارلیمنٹ کی، نہ کسی شخصی اور ادارے کی۔ قرآنِ کریم کے احکام ہی سیاست و معاشرت میں ہماری آزادی کی حدود متعین کر سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اسلامی حکومت قرآن کے اصول و حکام کی حکومت ہے۔ (کراچی 1948ء)

☆ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ایسی دستور ساز اسمبلی جس میں مسلمان بھاری اکثریت میں ہو، وہ مسلمانوں کے لیے ایسے قوانین منظور کرے گی جو شریعت کے قوانین سے مطابقت رکھتے ہوں گے اور مسلمان کسی بھی حالت میں اس بات کے پابند نہیں ہوں گے کہ وہ کسی غیر اسلامی قانون کی پابندی کریں۔ (1945ء کو پیر صاحب مانکی شریف کے نام قائداعظم کا خط)

☆ میں اشتیاق اور دلچسپی سے معلوم کرتا رہوں گا کہ مجلس تحقیق بینکاری کے ایسے طریقے کیوں کر وضع اور اختیار کرتی ہے جو معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات کے مطابق ہو، کیونکہ مغرب کے معاشی نظام نے انسان کے لیے مسائل پیدا کر دیے ہیں۔ ہمیں دنیا کے سامنے مثالی نظام پیش کرنا ہے، جو سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو۔
(جولائی 1948ء میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر قائداعظم کا خطاب)

☆مسلمانو! ہمارا پروگرام قرآن مجید میں موجود ہے۔ ہم مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن پاک کو غور سے پڑھیں۔ قرآنی پروگرام کے ہوتے ہوئے مسلم لیگ مسلمانوں کے لیے کوئی دوسرا پروگرام پیش نہیں کر سکتی۔ (نومبر 1939ء میں عیدالفطر کے موقع پر مسلمانوں کے نام پیغام)

☆قائداعظم 1942ء میں مسلم لیگ کے اجلاس کے سلسلے میں الٰہ آباد میں نواب سر محمد یوسف کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وکلاء کا ایک وفد ملاقات کے لیے آیا۔ ارکان وفد میں سے ایک وکیل نے قائداعظم سے پوچھا کہ "پاکستان کا دستور کیا ہو گا؟ کیا پاکستان کا دستور آپ بنائیں گے؟"

قائداعظم نے فرمایا: "پاکستان کا دستور بنانے والا میں کون ہوں؟ پاکستان کا دستور تو تیرہ سو سال پہلے بن گیا تھا۔" ایسا ہی ایک بیان 27 جولائی 1944ء کو دیا جب وہ کشمیر سے راولپنڈی پہنچے۔ قائداعظم کا رات کا کھانا ڈھیری حسن آباد کے عبدالغنی ٹھیکیدار کے ہاں تھا۔ کھانے کی میز پر راولپنڈی مسلم لیگ کے صدر بیرسٹر محمد جان نے قائداعظم سے پوچھا "پاکستان کا دستور کیسا ہو گا؟" قائداعظم نے جواب دیا "یہ تو اس وقت کی دستور ساز اسمبلی کا کام ہو گا، البتہ ہمارے پاس قرآن مجید کی صورت میں تیرہ سو سال پہلے کا دستور موجود ہے۔" (بحوالہ: قائداعظم سیکولر نہیں تھے)

☆پاکستان کا آئین قرآن مجید ہو گا، میں نے قرآن مجید کو ترجمے کی ساتھ پڑھا ہے، میرا پختہ یقین ہے کہ قرآنی آئین سے بڑھ کر کوئی آئین نہیں ہو سکتا۔ میں نے مسلمانوں کا سپاہی بن کر پاکستان کی جنگ جیتی ہے۔ میں قرآنی آئین کا ماہر نہیں، آپ اور آپ جیسے دوسرے علماء کو میرا مشورہ ہے کہ آپ لوگ بیٹھ کر نئے قائم ہونے والے پاکستان کے لیے قرآنی آئین تیار کریں۔ (10 جولائی 1947ء کو اورنگزیب روڈ دہلی میں ایک سوال پر قائداعظم کا جواب)

☆نواب بہادر یار جنگ کی تقریر (26 دسمبر 1943ء) سے ایک اقتباس:

حضرات! پاکستان کا حاصل کر لینا اتنا مشکل نہیں، جتنا پاکستان کو بنانا اور قائم رکھنا مشکل ہے۔ آپ کے قائد نے ایک سے زائد مرتبہ اس کا اعادہ فرمایا ہے کہ مسلمان اپنی حکومتوں میں کسی دستور اور قانون کو خود مرتب کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ ان کا دستور مرتب و متعین ان کے ہاتھوں میں موجود ہے اور وہ قرآن مجید ہے۔ کتنی صحیح نظر اور کتنے صحیح فیصلے ہیں۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ہم پاکستان صرف اس لیے نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کے لیے ایک ایسی جگہ حاصل کر لیں جہاں وہ شیطان کے آلہ کار بن کر ان ہی دستاویز کا فرانہ پر عمل کریں جن پر آج ساری دنیا کاربند ہے۔ اگر پاکستان کا یہی مقصد ہے تو کم از کم میں ایسے پاکستان کا حامی نہیں ہوں۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہم پاکستان اس لیے چاہتے ہیں کہ وہاں قرآنی نظام حکومت قائم ہو۔ یہ انقلاب ہو گا، یہ ایک نشاۃ ثانیہ ہو گی، یہ ایک

حیاتِ نو ہو گی جس میں خوابیدہ تصورات اسلامی ایک مرتبہ پھر جاگیں گے اور حیاتِ اسلامی ایک مرتبہ پھر کروٹ لے گی۔ پلاننگ کمیٹی آپ کے لیے جو دستوری اور سیاسی نظام مرتب کرے گی، اس کی بنیادیں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں گی۔ سن لیجیے اور آگاہ ہو جائیں کہ جس سیاست کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں ہے وہ شیطانی سیاست ہے اور ہم ایسی سیاست سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ قائداعظم نے زور سے اور بڑے جوش سے میز پر مکا مار کر فرمایا "بالکل درست کہتے ہو۔"

☆پاکستان کا دستور ابھی بننا ہے اور یہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی بنائے گی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس دستور کی شکل و ہئیت کیا ہو گی لیکن اتنا یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ جمہوری نوعیت کا ہو گا اور اسلام کے بنیادی اصولوں پر مشتمل۔ ان اصولوں کا اطلاق آج کی عملی زندگی پر بھی اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح 13 سو سال پہلے ہوا تھا۔ (امریکی نامہ نگار سے انٹرویو: فروری 1948)

☆آپ نے سپاس نامے میں مجھ سے پوچھا ہے کہ "پاکستان میں کون سا قانون ہو گا؟" مجھے آپ کے سوال پر سخت افسوس ہے۔ مسلمانو کا ایک خدا، ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک کتاب ہے، یہی مسلمانوں کا قانون ہے اور بس اسلام پاکستان کے قانون کی بنیاد ہو گا اور پاکستان میں کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں ہو گا۔ (نومبر 1945ء، پشاور، بحوالہ قائداعظم کی شخصیت کا روحانی پہلو)

## دین اور سیاست

سیکولر طبقہ جو دین کو صرف عبادت گاہ تک محدود کرنا چاہتا ہے اور کاروبار میں حرام کو عام کر کے سیاست میں بھی دینی احکام کو ختم کرنے کی مذموم کوشش میں ہے اور یہ فریب دیتا ہے کہ قائداعظم بھی سیکولر ریاست چاہتے تھے ،حالانکہ قائداعظم محمد علی جناح نے واضح دین اسلام کو ہر میدان میں کامل قرار دیا ہے اور سیاست کو مذہب کے تابع قرار دیا۔

☆میں کوئی مولوی یا ملا نہیں ہوں، نہ مجھے دینیات میں مہارت کا دعویٰ ہے، البتہ میں نے قرآنِ مجید اور اسلامی قوانین کے مطالعہ کی اپنے طور پر کوشش کی ہے۔ اس عظیم الشان کتاب کی تعلیمات میں انسانی زندگی کے ہر باب کے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ زندگی کا روحانی پہلو ہو یا معاشرتی، سیاسی ہو یا معاشی، کوئی شعبہ ایسا نہیں جو قرآنی تعلیمات سے باہر ہو۔ (1941ء میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن میں خطبۂ صدارت)

☆دنیا کے کسی مذہب میں سیاست مذہب سے الگ ہو یا نہ ہو، میری سمجھ میں اب خوب آگیا ہے کہ اسلام میں سیاست مذہب سے الگ نہیں بلکہ مذہب کے تابع ہے۔(اسلام کا سفیر، صفحہ 159)

ثابت ہوا کہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا جبکہ سیکولرازم میں دو قومی نظریے کا کوئی تصور ہی نہیں، اس کے باوجود روز اوّل سے دانشوروں اور سیاست دانوں کا ایک بہت بڑا گروہ یہ ثابت کرنے پر لگا ہوا ہے کہ قائداعظم سیکولر تھے اور وہ پاکستان کو ایک سیکولر ریاست ہی بنانا چاہتے تھے۔ یہ گروہ یا تو سیکولرازم سے ناآشنا ہے یا قائداعظم کے افکار سے بے خبر یا پھر دانستہ و نادانستہ عالمی استعمار کا حصہ بن کر پاکستان کی نظریاتی اساس کو ختم کر کے پاکستان کو دنیا کے نقشے سے مٹا کر ایک بار پھر اسے غلامی کا حصہ بنانا چاہتا ہے۔

قائداعظم کے اسلامی جوہر کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ انہوں نے رتی بائی سے شادی کے لیے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ پہلے اسلام قبول کرے، پھر سول میرج کے بجائے اپنا نکاح ایک مولوی سے پڑھوایا۔ قائداعظم نے اپنی اکلوتی بیٹی سے صرف اس لیے قطع تعلق کر لیا کہ اس نے ایک غیر مسلم سے شادی کر کے اسلام سے ناشائستگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ غازی علم دین شہید کا کیس قائداعظم کا لڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سیکولر نہ تھے ورنہ آج کے سیکولر تو دینداروں کو چھوڑ کر گستاخان رسول کے حق میں کیس لڑتے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دارالافتاء اہلسنت
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net